السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

براہ کرم درج ذیل حدیث کی وضاحت فرمائیں؟

(عَن جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ا ﷺ لاَتَذْبَحُوْااِلاَّ مُسِنَّةً اِلاَّ اَن یَعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِنَ الضَّاْنِ » (رواہ مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن الجارود والبیہقی وغیرہ»

جناب عالی! کتاب وسنت کی روشنی میں درج ذیل مسائل کا حل تحریر فرمادیں؟

(1) کیا شرعاً قربانی صرف مسنہ یعنی دو دانت والے گائے۔ اونٹ۔ بھیڑ۔ بکری (نرومادہ) ہی کی کرنی لازمی ہے اور ضروری ہے؟ (2) کیا قربانی ۳۔۴۔۵۔۶۔۷ اور ۸ دانت والی گائے۔ اونٹ۔ بھیڑ۔ بکری (نرومادہ) کی کیا قربانی ہر دو قسم کی بھیڑوں کی یکساں جائز ہے؟ (4) ''ینڈھا'' (Fat Tailed Sheep) اور چکی والی بھیڑ (Thin Tailed Sheep) شرعاً ممنوع ہے؟ (3) بھیڑیں دو قسم کی ہیں۔ پتلی دم والی بھیڑ کونسی قسم کی بھیڑ ہے؟ پتلی دم والی یا چکی والی؟ کیا ینڈھے کی قربانی افضل ہے؟ (5) اگر مسنہ اور جذعہ بالکل دستیاب نہ ہوں اور ان کے علاوہ قربانی شرعاً کسی اور جانور کی نہ ہو سکتی ہو تو کیا ایک صاحب نصاب سے قربانی ساقط ہو جائے گی؟ آپ سے مزید گزارش ہے کہ سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۱ سورۃ الانعام آیت ۱۴۳۔۱۴۴ اور سورۃ الحج آیت ۲۸ کی روشنی میں اور مزید کتاب وسنت کے حوالے سے یہ بتلائیں کہ بھینس، ہرن، اڑیال (نرومادہ) بہیمۃ ہیں اور ان کی قربانی شرعاً جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جناب نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع حدیث متعدد کتب کے حوالہ سے نقل فرمائی ہے جس کا مطلب ومفہوم بڑا واضح ہے۔

(1) مسنہ میسر ہوتے ہوئے غیر مسنہ کو ذبح نہ کرو۔

(2) مسنہ میسر نہ ہونے کی حالت میں ضأن (جنس بھیڑ) کا جذعہ ذبح کرو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا ابل (اونٹ اونٹنی) بقر (گائے بیل) اور معز (بکری بکرا) کا جذعہ مسنہ میسر آنے نہ آنے دونوں صورتوں میں درست نہیں جبکہ ضأن (بھیڑ ینڈھا) کا جذعہ مسنہ میسر ہونے کی صورت میں نادرست اور مسنہ میسر نہ ہونے کی صورت میں درست ہے۔

یاد رہے مسنہ میسر نہ ہونے کی دو حالتیں ہیں۔ (i) مسنہ کا منڈی بازار وغیرہ میں نایاب ہونا۔

(ii) مسنہ کا منڈی بازار وغیرہ میں دستیاب ہوتے ہوئے بوجہ قلت مال اسے خریدنے کی سکت نہ رکھنا۔

''مسنہ کا معنی: صاحب نیل الاوطار ص ۲۰۲ ج ۵ لکھتے ہیں ''قال العلماء: المسنة ہی الثنیة من کل شیء من الابل والبقر والغنم فما فوقها۔ اھ

اہل علم کہتے ہیں دو دانتا یا اس سے بڑا مسنہ ہوتا ہے خواہ وہ اونٹ اونٹنی ہو خواہ گائے بیل اور خواہ بھیڑ ینڈھا بکری بکرا۔ یہی بات علامہ احمد عبدالرحمن البنا نے الفتح الربانی کی شرح بلوغ الامانی ص ۱۷ ج ۱۳ میں لکھی ہے۔

صاحب قاموس ص ۲۳۸ ج ۲ لکھتے ہیں: اسن کبرت سنہ کا ستسن و نبت سنہ۔ اھ

جذعہ کا معنی: مشہور لغت دان علامہ فیروز آبادی تحریر فرماتے ہیں ''الجذع محرکة قبل الثنی وہی بہاء اسم لہ فی زمن لیس بسن تنبت او تسقط والشاب الحدث۔ اھ'' کتب کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ بھیڑ بکری کی جنس میں پورے ایک برس کا جانور بالاتفاق جذعہ ہے البتہ ان دونوں جنسوں میں چھ، سات، آٹھ، نو اور دس گیارہ ماہ کے بچے کے جذعہ ہونے میں اہل علم ولغت کا اختلاف ہے کچھ تو اس کو جذعہ قرار دیتے ہیں اور کچھ دوسرے اس کو جذعہ نہیں کہتے لہٰذا ٹھوس اور وزنی بات یہی ہے کہ قربانی میں مسنہ میسر نہ آنے کی صورت میں صرف ایک سالہ بھیڑ یا ینڈھا ہی ذبح کیا جائے۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد اپنے سوالات کے ترتیب وار جوابات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱، ۲) دو دلنتے یا چار دلنتے یا چھ دلنتے یا اس سے بھی زیادہ عمر والے جانور اونٹ یا گائے یا بھیڑ یا بکری نر یا مادہ کی قربانی اس کے میسر آنے کی صورت میں ضروری ہے بشرطیکہ وہ ایسا عیب دار نہ ہو جس کی قربانی سے شریعت نے منع فرما دیا ہے اور ایسے جانوروں سے کوئی سا جانور میسر نہ آنے کی صورت میں یک سالہ بھیڑ یا ینڈھا ہی کی قربانی ہوگی۔

ہر دو قسم کی بھیڑوں کی قربانی درست ہے کیونکہ ضاَن (بھیڑ) کا لفظ دونوں پر بولا جاتا ہے۔ (3)

مدینہ طیبہ میں اکثر مینڈھے کی قربانی دیا کرتے تھے امام مالک رحمہ اللہ اس جنس کی قربانی کو افضل قرار دیتے ہیں یاد r بھیڑ کی جنس میں نر کو مینڈھا کہتے ہیں خواہ پتلی دم والا ہو یا چکی والا ہو۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ(4) رہے مسئلہ منیٰ کے علاوہ اپنے اپنے علاقوں میں کی جانے والی قربانیوں سے متعلق ہے۔

جب یہ صورت واقع میں رونما ہوگی اس وقت اس کا حکم پوچھنے والے پوچھ لیں گے اور جن سے پوچھا جائے گا وہ جواب بھی دے دیں گے ان شاء اللہ المنان ہمارے سامنے تو ابھی تک ایسی کوئی صورت واقع نہیں ہوئی۔ (5)

بہیمۃ الانعام کی تفصیل قرآن مجید میں موجود ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (6)

وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ا ا أَ نْ عَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ أَز وُج --الزمر6

اور اس نے تمہارے لیے انعام سے آٹھ جوڑے اتارے، آٹھ جوڑوں کی تفسیر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی:

ثَمَٰنِيَةَ أَز وُج مِّنَ لضَّأ نِ ثْ نَيْ نِ وَمِنَ ا لمَعْ زِ ثْ نَيْ نِ ، وَمِنَ ا لإبِلِ ثْ نَيْ نِ وَمِنَ ا لبَقَرِ ثْ نَيْ نِ --الانعام144

آٹھ جوڑے بھیڑ سے دو اور بکری سے دو (پوری آیت قرآن مجید سے دیکھ لیں) اور اونٹ سے دو اور گائے سے دو (پوری آیت قرآن مجید سے دیکھ لیں) بھینس، ہرن اور اڑیال (نر و مادہ) کی قربانی کتاب و سنت سے ثابت نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

قربانی اور عقیقہ کے مسائل ج1ص436

محدث فتویٰ